مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میں نے اپنی بیٹی کی شادی تقریباایک سال پہلے اپنے رشتہ داروں کے گھر کی، میری بیٹی کے ساتھ اس کے شوہر کا سلوک اچھا نہیں تھا، وہ دوسری جگہ شادی کرناچاہتا تھا، اس کے والدین کو پتہ تھا، کہ وہ دوسری جگہ شادی کرنا چاہتا ہے، انہوں نے ہمیں دھوکہ میں رکھا، اس کے باوجود انہوں نے لڑکے کی شادی میری بیٹی سے کر دی، میری بیٹی تقریباچار ماہ ان کے گھر رہی، پھر لڑکے نے پہلی شادی کے تقریباچار ماہ بعد دوسری شادی کرلی، اب میری بیٹی تقریباسات ماہ سے میرے پاس ہے، اس کے سسرال والے ہم کو کہتے رہے ہیں، کہ ہم کوشش کر رہے ہیں، کہ لڑکا دوسری لڑکی کو چھوڑ دے، اب ہم نے ایک ماہ پہلے ان سے کہا کہ میری بیٹی کو طلاق دے دیں، انہوں نے ۱۸ اکتوبر ۲۰۲۲ کو طلاق دے دی ہے، اب ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ جہیز کے علاوہ بری وغیرہ یاجو تحفے لڑکی کو دیئے گئے ہیں، وہ شرعی طور پر لڑکی کا حق ہے کہ نہیں؟ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی واقع ہو جانے کی صورت میں جہیز اور زیورات کی بابت یہ جھگڑا کھڑا ہوتا ہے کہ یہ کس کی ملکیت ہے، شوہر کی یا بیوی کی؟ تو اس سلسلے میں حکم شرعی یہ ہے کہ لڑکے کی طرف سے جو زیور بیوی کو دیئے گئے، دیتے وقت اگر یہ صراحت کر دی گئی تھی کہ یہ لڑکی کی ملکیت ہے، تو یہ لڑکی ہی کی ملکیت ہوگا اور اگر یہ صراحت کر دی گئی تھی کہ یہ زیور [illegible] لڑکے کی ملکیت؛ البتہ عاریۃ لڑکی کو دیئے جا رہے ہیں، تو یہ زیور لڑکے کی ملکیت ہوگا اور اگر کوئی صراحت نہیں کی گئی تھی، تو شوہر کے خاندان کا عرف ورواج معتبر ہوگا، جہیز کا سامان لڑکی کی ملکیت شمار ہوتا ہے اور یہی دستور ہے، ہاں! جو چیز لڑکی کے استعمال کی نہیں ہے، بلکہ لڑکے کے استعمال کی چیز ہے، جیسے مردانہ

لباس وغیرہ، وہ عام طور پر لڑکی کے نام سے لڑکے کو دینا مقصود ہوتا ہے، اس لیے وہ لڑکے کی ملکیت ہوگا۔ جہیز کا موجودہ سامان یا بیوی کے زیورات (ذاتی اور وہ زیورات جو اس کو مالکہ بنا کر دیئے ہیں) اور کپڑے یہ سب صرف بیوی کا ہے، اسی طرح جو تحفے بیوی کو ذاتی طور پر دیئے گئے ہیں، ان میں بھی شوہر کا کوئی حق نہیں ہے۔ البتہ شادی کے موقع پر فریقین نے جو خرچ کیا ہے، اس کا ایک دوسرے سے مطالبہ کا حق نہیں ہے۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں لڑکی کو اس کے والدین کی طرف سے دیا گیا جہیز اور شادی پر بطور ہدیہ کے دیئے گئے تحائف کی مالکہ صرف لڑکی ہی ہوگی۔

١. ما في " النهر الفائق " :
المختار في مسئلة الجهاز أن العرف إن كان مستمرا أن الأب يدفع الجهاز ملكا لا عارية كما في ديارنا فالقول للزوج وإن كان مشتركا فالقول للأب . (٢/٢٦٥ ، كتاب النكاح ، باب المهر ، فتح القدير لإبن الهمام :٣/ ٣٦٠ ، كتاب النكاح ، باب المهر ، التنوير مع الدر والرد :٣٠٨/٤ ، كتاب النكاح ، باب المهر ، مطلب في دعوى الأب أن الجهاز عارية)

٢. ما في " الفتاوى الهندية " :
وإذا بعث الزوج إلى أبل زوجته أشياء عند زفافها منا ديباج فلما زفت إليه أراد أن يسترد من المرأة الديباج ليس له ذلك إذا بعث إليها على جهة التمليك ، كذا في الفصول العمادية ، جهز بنته وزوجها ثم زعم الذي دفعه إليها ماله وكان على وجه العارية عندها وقالت : هو ملكي جهزتني به أو قال الزوج ذلك بعد موتها فالقول قولهما دون الأب ، وحكى عن علي السغدي أن القول قول الأب وذكر قبله السرخسي وأخذ به بعض المشايخ وقال في الواقعات : إن كان العرف ظاهرا بمثله في الجهاز كما في ديارنا فالقول قول الزوج وإن كان مشتركا فالقول قول الأب كذا في التبيين ، قال الصدر الشهيد : وهذا التفصيل هو المختار للفتوى ، كذا في النهر الفائق .
(٣٢٧/١ ، كتاب النكاح ، الفصل السادس عشر في جهاز البنت)

٣. والعادة الفاشية الغالية في أشراف الناس وأوساطهم دفع ما زاد على المهر من الجهاز تمليكاً۔ (شامي ٤،٣٠٨ زكريا)

٤. الثابت بالعرف كالثابت بالنص۔ (رسم المفتي ٢٥)

٥. عن أبي حرة الرقاشي عن عمه رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ألا لا تظلموا! ألا لا يحل مال إمرء إلا بطيب نفس منه۔ (مشكاة المصابيح / باب الغصب والعارية، الفصل الثاني ٢٥٥، مرقاة المفاتيح ٣،٣٥٠، المسند للإمام أحمد بن حنبل ٥،٧٢، شعب الإيمان للبيهقي ٢،٧٦٩ رقم: ٥٤٩٣)

٦. والمهر يتأكد بأحد معان ثلاثة الدخول والخلوة الصحيحة وموت أحد الزوجين۔ (الفتاوىٰ الهندية ١،٣٠٢ زكريا)

٧. وتجب عند وطئ أو خلوة صحت من الزوج أو موت أحدهما أو تزوج ثانيًا في العدة۔ (شامي ٣،١٠٢ كراچی)

٨. قال في الهنديه : لو جهز ابنته و سلمه اليها ليس له في الاستحسان استرداده منها،و عليه الفتوى (١/٣٢٧ الفصل السادس عشر في جهاز البنت)والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

٢٦/ربیع الاول/١۴۴۴ھ

23/اکتوبر/2022ء

دار الافتاء الجامعة الاشرفیة
رقم الافتاء 38/148
23/10/2022

دار الافتاء الجامعة الاشرفیة

الجواب صحیح

الجواب صحیح

٢٦ ربیع الاول ١۴۴۴ھ